ایشیا

پاکستان: جداگانہ طرزِ انتخاب اور مسیحی برادری

["عالمِ اسلام اور عیسائیت" کے گزشتہ شمارے میں اکتوبر ۱۹۹۳ء کے عام انتخابات میں "جداگانہ طریقِ انتخاب" کے حوالے سے مسیحی برادری کے ردِعمل کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ جداگانہ طرزِ انتخاب کے تحت ہونے والے انتخابات میں مسیحی برادری کا ردِعمل کیا ہوگا؟ اس کا اظہار ہونے لگا ہے۔ مسیحی اقلیتی نشستوں کے لیے امیدوار کاغذاتِ نامزدگی جمع کرا رہے ہیں۔ قومی اسمبلی کے سابق رکن اور "پاکستان مسیحی پارٹی" کے چیئرمین جناب طارق۔ سی۔ چوہدری نے جداگانہ طرزِ انتخاب کی تائید کرتے ہوئے ان تجاویز کو مسترد کر دیا ہے کہ مخلوط طرزِ انتخاب رائج کیا جائے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ مخلوط طرزِ انتخاب کے تحت اقلیتی نمائندوں کے منتخب ہو کر اسمبلیوں میں آنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ (روزنامہ "دی مسلم"، اسلام آباد - ۲۲ اگست ۱۹۹۳ء) پندرہ روزہ "کاتھولک نقیب" کے ایک مضمون نگار کے الفاظ میں

> معتبر ذرائع کے مطابق مسیحی مذہبی رہنماؤں نے آئندہ ہونے والے جداگانہ طرزِ انتخاب کا بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا اس وقت ان انتخابات کا بائیکاٹ کرنا سودمند ہوگا۔ ہماری اپنی صفوں میں ہی اتحاد کا فقدان ہے۔ کچھ امیدوار تو اپنے مذہبی رہنماؤں سے اشیرباد لینے کے بعد اپنی اپنی انتخابی مہم کا آغاز بھی کر چکے ہیں۔ ایسی صورتِ حال میں اب شور کرنے کی بجائے پہلے لوگوں کو شعوری طور پر جداگانہ انتخاب کے بارے میں آگاہ کرنا اور اس کے فوائد اور نقصانات کے بارے میں بتانا وقت کی سب سے اہم اور فوری ضرورت ہے ---۔ ("کاتھولک نقیب" لاہور، ۱۶ اگست ۱۹۹۳ء)

مندرجہ بالا "تجزیے" سے قطع نظر "کاتھولک نقیب" نے مسیحی تنظیم "جسٹس اینڈ پیس کمشن پاکستان" کی چیئرپرسن کا ایک خط بھی شائع کیا ہے جس میں انہوں نے جداگانہ طرزِ انتخاب کے محاسن و معائب پر گفتگو کرنے کے بجائے سیاسی طرزِ اظہار اختیار کیا ہے۔ خط من و عن ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔]

عزیز بہنو اور بھائیو!

کانفرنس آف چرچز میجر سپریئرز آف پاکستان کا قائم کردہ جسٹس اینڈ پیس کمشن پاکستان اس

اپیل/خط کے ذریعے پاکستان کے تمام شہریوں اور بالخصوص غیر مسلم شہریوں (جو کہ جداگانہ طرزِ انتخاب سے بُری طرح متاثر ہو رہے ہیں) کی توجہ اس مسئلہ پر مبذول کروانا چاہتا [ہے]۔

پچھلے چودہ سالوں سے پاکستان کے شہریوں پر یہ نظام مسلّط کیا گیا ہے اور اب ہم متعصّب قوانین، مذہبی عدم برداشت، بڑھتی ہوئی فرقہ واریت کے پھیلاؤ اور ریاستی مشینری کے عوام کے آئینی اور جائز حقوق کا تحفظ کرنے میں ناکام رہنے کے تجربات سے یہ جان چکے ہیں کہ معاشرے کے کمزور طبقے یعنی خواتین، مذہبی اقلیتیں، بچے، غریب اور مزدور اس سے بُری طرح متاثر ہوتے ہیں۔ تجربے نے ثابت کیا ہے کہ تقسیم در تقسیم کا یہ عمل ہمیں بہت مہنگا پڑا ہے۔ آج ملک کے اندر اور باہر سے درپیش چیلنج ہمیں مجبور کرتے ہیں کہ ہم اپنے معاشرے کو اس نظام اور ان پالیسیوں سے پاک کریں جو استحصال کرتے ہیں اور معاشرے کو غیر انصافی سطح پر لے جاتے ہیں۔

اس جداگانہ شہریت کی بدترین شکل ہمیں قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اندراج کے وقت نظر آئی۔ تعزیراتِ پاکستان میں موجود توہینِ رسالت کے قوانین کو انتہائی وحشیانہ طریقے سے لاگو اور استعمال کیا گیا۔ حتّٰی کہ اس قانون کی آڑ میں بعض مسلم شہریوں نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ جہاں تک مذہبی اقلیتوں کی نمائندگی کا تعلق ہے۔ اس میں بھی جداگانہ طرزِ انتخاب کا نظام کوئی اچھے نتائج برآمد کرنے میں ناکام رہا ہے۔ اس کے بجائے یہ نظام مذہبی اقلیتوں میں مزید تقسیم، سماجی و سیاسی سطح پر تفریق پیدا کرنے اور بے شمار گروہ بندیوں کی وجہ بنا ہے۔

جس اتحاد اور جرأت کا مظاہرہ ہماری برادری نے قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اندراج کے خلاف مہم میں کیا تھا، وہ جاری رہے گی اور اس یقین کے ساتھ کہ یہ ہماری ذاتی جنگ نہیں، یہ تمام غریبوں اور استحصال زدہ لوگوں کی جنگ ہے۔ ہم کانفرنس آف میجر سپریرز کی ایگزیکٹو کمیٹی کی طرف سے جداگانہ طرزِ انتخاب کے بائیکاٹ کے بیان کو سراہتے اور اس کی تائید کرتے ہیں۔"

یورپ/امریکہ

ریاست ہائے متحدہ امریکہ: "مسیحی - مسلم تعاون برائے امن"

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے ایک جانے پہچانے سماجی کارکن جناب ولیم - ڈبلیو - بیکر نے ماہ اگست میں پاکستان اور آزاد کشمیر کا دورہ کیا اور مقبوضہ کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کے خلاف بھارتی جارحیت کی شدید مذمت کی۔ جناب ولیم - ڈبلیو - بیکر ایک تنظیم Christians and Muslims